**فائدہ نمبر 6:** قوله تعالى: ﴿انی أعلم غيب السمٰوات والأرض﴾ میں اس بات کی دلیل ہے کہ علم غیب صرف اللہ کی خصوصیات میں سے ہے۔ جیسے اللہ نے فرمایا ﴿وعنده مفاتح الغيب لايعلمها الا هو﴾ غیب کی چابیاں صرف اللہ کے ہاں ہیں، اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ الا یہ کہ اللہ تعالی نے انبیاء کو صرف اپنے دین کی تبلیغ اور اس کی مصلحت کی خاطر بعض غیبی امور کے متعلق بذریعہ وحی مطلع فرمایا، لیکن وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد اب دنیا والوں کے پاس غیبی امور تک رسائی کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس لئے کوئی کاہن، عراف یا نجومی کسی بھی طریقے سے غیبی امور کا دعوی کرے تو اسے شرعی نقطہ نظر سے کافر اور مشرک کہا جائے گا۔ کیونکہ اس نے اللہ کی اس مخصوص صفت میں آپنے آپ کو شریک قرار دیا ہے۔ الشیخ ابن العثیمینؒ نے فرمایا: کاہن اور اس کی تصدیق کرنے والا اس لئے کافر ہوتا ہے کہ وہ صریح قرآنی نصوص کا انکار کرتا ہے جن میں صراحت کے ساتھ اللہ نے دوسروں سے علم غیب کی نفی فرمائی ہے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: جو شخص کاہن سے کسی غیبی چیز کے بارے میں سوال کرے تو اس کے چالیس دن کی نمازیں رائیگاں ہوجاتی ہیں۔ [صحيح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم الكهانة واتيان الكاهن] دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: جو کسی کاہن یا عراف کی تصدیق کرے، تحقیق اس نے شریعت محمدیہ کے ساتھ کفر کیا ہے۔ (مسند احمد ۲/۴۲۹ وصححه الحاكم والذهبي والعراقي، المستدرك ۱/۸)

عراف کی تعریف میں امام بغوی فرماتے ہیں: ہر اس شخص کو عراف کہا جاتا ہے جو کچھ قرائن کے ذریعے چوری یا گم شدہ چیزوں کی نشاندہی کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کوئی علم نجوم کے ذریعے غیب جاننا چاہے تو اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (كتاب التوحيد بحواله القول المفيد ۲/۴۸)

شیخ ابن العثیمینؒ مزید فرماتے ہیں جو کوئی کسی ظاہری حساب کے ذریعے یا کسی مادی ذریعے سے مستقبل کے بارے میں کوئی خبر دے تو یہ کہانت میں شامل نہیں ہوگا۔ جیسے سورج یا چاند کے گرھن لگنے کا وقت معلوم کرنا، اسی طرح بادلوں اور ہواؤں کے ذریعے بارش ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں دعویٰ کرنا۔ کیونکہ یہ چیزیں ظاہری حسی امور سے تعلق رکھتی ہیں۔ (القول المفيد على كتاب التوحيد ۲/۴۷-۶۸)

افسوس کی بات ہے کہ آج کل توحید کا دعویٰ کرنے والے بعض معاشروں میں بھی ''استخارہ'' کے نام سے بعض لوگ کہانت کرتے ہیں۔ اس لئے کتاب وسنت کی روشنی میں استخارہ کا صحیح طریقہ بیان کرنے کے بعد اس میں مروجہ غلو اور کہانت تک پہنچنے کی وجہ بیان کروں گا۔ ان شاء الله

درس حدیث:

# تقویٰ اور حسن خلق

ثناءاللہ عبدالرحیم

عن ابی ذرؓ قال: قال لی رسول الله ﷺ: "**اتق الله حيثما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن.**"

**تخريج الحديث:** الترمذی فی باب آداب ماجاء فی معاشرة الناس حدیث ۱۹۸۷

**ترجمہ** :حضرت ابوذر جندب بن جنادہؓ سے روایت ہے، آپ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "**تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھ اور گناہ سرزد ہونے پر** (احساس ندامت کے ساتھ) **فوراً نیکی کرلیا کر، وہ نیکی اس گناہ کو مٹادے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کر۔**"

**تشریح:** حدیث مذکورہ میں نبی آخرالزمان ﷺ کا اہم وصیت نامہ ہے۔ اس میں آپ ﷺ نے تین اہم چیزوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

1۔ **تقویٰ**: تقویٰ ایک جامع لفظ ہے۔ اس میں نیکی کا شوق اور اعمال قبیحہ سے نفرت واجتناب سب شامل ہے۔ اور یہ وصف محتاط زندگی اختیار کرنے کا متقاضی ہے۔ صاحب تقویٰ شخص انتہائی پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے اور کوئی ایسا کام کرتا نہیں جس میں حرمت یا کراہت کا کوئی شائبہ ہو۔ اسی لیے اللہ نے تقویٰ کی صفت کو واحد معیارِ تکریم قرار دیا ہے۔ فرمایا ﴿ان اكرمكم عند الله اتقاكم﴾ (الحجرات:۱۳) "**تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔**"

2۔ **توبہ اور انابت الی اللہ** :حضرت ابوذرؓ کو نبی اکرم ﷺ نے دوسری وصیت یہ فرمائی (واتبع السيئة الحسنة تمحها) "گناہ کے بعد نیکی کیا کرو، اس برائی کو مٹا ڈالے گی۔" اسی حقیقت کی ترجمانی میں اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ان الحسنات يذهبن السيئات﴾ (هود:۱۱٤) "**بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹادیتی ہیں۔**" انسان غلطی وخطا کا پتلا ہے، اس سے غلطی سرزد ہونا بعید نہیں۔ لیکن چاہیے کہ انسان غلطی پر غلطی اور گناہ پر گناہ کرتے ہوئے نامہ اعمال کو سیاہ سے سیاہ تر کرنے کی بجائے فوراً اللہ کی طرف رجوع کرے اور توبہ واستغفار کرے۔ اللہ اس کی غلطی کو معاف فرمائے گا۔ قبولیت توبہ کا بہترین وسیلہ یہ ہے کہ گناہ پر ندامت کے ساتھ نیکی کی جائے، تاکہ گناہ کرتے وقت انسان کے دل سے نکلی ہوئی قوتِ ایمانی واپس ہو جائے اور ارحم الراحمین کی وسعتِ رحمت کی امید کی جاسکے۔ اللہ نے فرمایا ﴿ومن يعمل سوءا او يظلم نفسه ثم

**یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما** ﴾(النساء:۱۱۰)''جس کسی سے غلطی ہو جائے یا جو کوئی اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرے تو وہ اللہ کو خوب بخشنے والا بڑا مہربان پائے گا۔'' اور یہی مؤمن کی علامت ہے کہ وہ گناہ پر ڈٹا نہیں رہتا۔﴿ **ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون** ﴾(آل عمران:۱۳۵،شرح اربعین نووی ص:91 سعید مجتبیٰ)

**3۔اخلاق حسنہ :** نبی آخر الزمان ﷺ کی بعثت ہی اسی اخلاق حسنہ کی تکمیل کیلئے تھی۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا(**بعثت لاتمم مکارم الاخلاق**)''**میں حسن اخلاق کی تعلیم کو عروج پر پہنچانے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔**''(مؤطا مالک 705 ،کتاب الجامع و مسند احمد ۲/۳۸۱) چنانچہ آپ ﷺ نے مکارم اخلاق کی تکمیل فرمادی۔ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿**وانک لعلی خلق عظیم**﴾(القلم:٤)''**یقیناً آپ بہت بڑے خلق والے ہیں۔**'' اور اس خلق کو آپ ﷺ نے تکمیل ایمان کا پیمانہ قرار دیا:(**اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا**)(مسند احمد ۲/۲۵۰،سنن ابی داؤد ٤/۳۵٤)

## حسن خلق کا مفہوم:

''عادت''نفس انسانی میں ایک راسخ کیفیت کا نام ہے،جس سے اچھے یا برے کام سرزد ہوتے رہتے ہیں اور طبعی طور پر اس میں اچھی یا بری تربیت کا اثر ہوتا ہے۔اگر طبیعت کو حق،نیکی،خیر اور خوبی کا عادی بنا دیا جائے تو اچھے کام آسانی سے اور بغیر کسی تکلیف و مشقت کے صادر ہوتے ہیں۔یہی انعال حسنہ جو بلا تکلف و مشقت ظاہر ہوتے رہتے ہیں،''اخلاق حسنہ'' کہلاتے ہیں۔جیسے سچائی،خلوص،خیر خواہی،صبر وتحمل،بردباری،سخاوت،شجاعت،عدل اور احسان وغیرہ۔

اور اگر انسانی نفس کی مناسب تربیت وتہذیب نہ کی جائے اور اس میں پوشیدہ بھلائی کے عناصر کو پروان چڑھانے کی کوشش نہ کی جائے،یا اس کی تربیت ہی بری ہو جائے تو اسے ہر قبیح صفت محبوب اور ہر عمدہ خصلت ناپسند محسوس ہونے لگے گی۔پھر گھٹیا اور ناقص اقوال وافعال بلا تکلف اس سے صادر ہونے لگیں گے۔یہ بری عادات''اخلاق سیئہ''(برے اخلاق) کہلاتی ہیں۔جیسے خیانت،جھوٹ،بے صبری،لالچ،زیادتی،غیبت،گالی گلوچ اور فحاشی وغیرہ۔

## حسن اخلاق کے بارے میں بزرگان سلف کی آراء:

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں:چہرے کی تازگی سخاوت اور ایذا نہ دینا حسن خلق ہے۔

عبداللہ بن المبارکؒ کے نزدیک تین صفات کا نام حسن خلق ہے:حرام کاموں سے اجتناب،حلال کی تلاش اور عیال کیلئے خرچ وخوراک میں فراخی۔

ایک صاحب کا مقولہ ہے:''اچھا خلق لوگوں کے قریب رہنا اور ان کے اموال سے دور رہنا ہے۔'' ایک اور صاحب فرماتا ہے''کسی کو ایذا نہ دینا اور مؤمن کی ضروریات میں اس کا ساتھ دینا اچھی عادت ہے۔'' ایک اور صالح بندہ کہتا ہے:''اللہ